اِشَاعَةُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّة

عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِیَّة

نمبر چہارم و پنجم و ششم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

CHECKED
Date..............
I.U LIBRA

قیمت رسالہ وضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے - خاص (روساء ا سوپیہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہو سے ۲؎ روپیہ لیے جاتے ہین - جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے ہین اور اس سے ہین اون کو بلاقیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا تین روپیہ ہے خاص چھ روپیہ - رعایتی عہ - ادنی ۱۲؎ اقل

ابوسعید محمد حسین - مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لا

اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری

رسالہ نمبر ۳ جلد ۹ کے بعد جو ماہ جولائی مین شائع ہوا تھا - سب سے پہلی اس رسالہ اور اس کے ضمیمہ کا کوئی پرچہ شائع نہین ہو سکا جسکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار (ایڈیٹر) ۱۵ اگست سے ۱۴ نومبر تک بعض قومی خدمات و ضروریات مین ایسا مصروف رہا کہ مضمون رسالہ کا ایک ورق نہین لکھ سکا - اسی اثنا مین بنگالہ کا سفر پیش آگیا - اس سفر مین اکثر روزانہ گشت رہتا تھا تمام ایام ہفتہ خالی نہ گذرتا تھا کہ گو [illegible] اتفا [illegible] ضروریات سے متعلق [illegible] رسالہ کی مضمون نویسی

[illegible]

دریچ ہیں کہ وہ
بھی تجربہ ہو گیا ہو
جو صاحب ہمارے
تجربہ و بیان کو
صحیح سمجھیں اور
کشتہ کا جلد مبادلہ
کریں یہ موسم یا
اس کو استعمال
کے لیے عمدہ ہے
ہے - نائل طبیب
مولوی عبدالرحمن
صاحب شاہ پور
ضلع مظفر نگر
قیمت فی شیشی
یہ اعلام مجھ کو
خیر خواہی اہل
اسلام کی نظر سے
ہوا ہے اور یہ شیشہ
چاہا کہ جیسا اس
کشتہ سے مجھ نفع
اٹھایا ہے اور
سلمان بھی اٹھاوین
ہمنے کبھی کسی اشتہار
لیکر درج رسالہ نہین کیا

کہ زمانہ حال کے اہلحدیث ان اہلحدیث مین داخل نہین جنکا اہل حدیث ہونا ہمارے نزدیک مسلم ہے اور ہماری کتب مذہبی مین انکو اہلحدیث کہا گیا ہے۔ مگر یہہ عذر ہمارے دعوی اور اوسکی دلائل کے مخالف نہین ہے کیونکہ اس مین اہل حدیث زمانہ حال سے خاصکر بحث و تعرض نہین ہوا و معہذا اس عذر کا جواب ہمارے پچھلے مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" بضمن رسالہ نمبر (۱۱ جلد ۸) ادا ہو چکا ہے علاوہ برآن ایک جواب اسکا ہم اور دینا چاہتے ہین جسکو آیندہ "اشیو" مین شائع کرینگے وہ جواب انشاء اللہ تعالی ایسا ہوگا کہ اس مین ہمارے بہائیون کو سر مو مقال کی مجال نہ ہوگی۔

اس مضمون حال سے یہہ بات تو ثابت ہوگئی کہ اہل اسلام مین کوئی فرقہ اہلحدیث بہی کہلا چکا ہے جسکو مقلدین مذاہب مشہورہ خصوصا حنفیہ نے اپنی اور دیگر اہلمذاہب اربعہ کے مقابلہ مین اہل حدیث کے خطاب سے یاد کیا ہے۔ اور یہ خطاب کسی دوسرے فرقہ کے حق مین (اس مین اہل حدیث زمانہ حال داخل ہون خواہ خارج) استعمال کرنا انکی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا۔ وہو المدعا۔

سرمہ چشم آریہ

یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے جو بغرض تحریر ریویو مصنف عالی ہمت نے ہماری پاس بہجوائی ہے اس مین جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تہا۔ اس مباحثہ مین جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ مین آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اسکی تعلیمات و عقاید (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے ہم **بجای تحریر ریویو** اس کتاب کے **بعض مطالب** بہ نقل اصل عبارت ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔ وہ مطالب بحکم "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" خود شہادت دینگے

کہ وہ کتاب کیسی ہے اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہیگی

مصنف باخبر نے مباحثہ سے پہلے ایک مقدمہ لکھا ہے اس مقدمہ مین بصفحہ ۱۳ کتاب فرمایا ہے سمجھنا چاہیے کہ جو لوگ شق القمر کے معجزہ پر حملہ کرتے ہین انکے پاس صرف یہی ایک ہتھیار ہے اور وہ بھی ٹوٹا ہوا کہ شق القمر قوانین قدرتیہ کے برخلاف ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اول ہم انکے قانون قدرت کی کچھ تفتیش کر کے پھر وہ تاریخی ثبوت پیش کرین جو اس واقعہ کی صحت پر دلالت کرتے ہین سو جاننا چاہیے کہ نیچر کے ماننے والے یعنے قانون قدرت کے پیرو کہلانے والے اس خیال پر زور دیتے ہین کہ یہ بات بدیہی ہے کہ جہانتک انسان اپنی عقلی قوتون سے جان سکتا ہے وہ بجز قدرت اور قانون قدرت کے کچھ نہین یعنے مصنوعات و موجودات مشہودہ موجودہ پر نظر کرنے سے چارون طرف یہی نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز مادی یا غیر مادی جو ہم مین اور ہمارے اردگرد یا فوق و تحت مین موجود ہے وہ اپنے وجود اور قیام اور ترتب آثار مین ایک سلسلہ انتظام سے وابستہ ہے جو ہمیشہ اوسکی ذات مین پایا جاتا ہے اور کبھی اس سے جدا نہین ہوتا۔ قدرت نے جس طرح پر جسکا ہونا بنا دیا بغیر خطا کے اسی طرح ہوتا ہے اور اسیطرح پر ہوگا پس وہی سچ ہے اور اصول ہی وہی سچے ہین جو اسکے مطابق ہین۔ مین کہتا ہون کہ بلاشبہ یہ سب سچ مگر کیا اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ قدرت الٰہی کے طریقے اور اوس کے قانون اسی حدتک ہین جو ہمارے تجربہ اور مشاہدہ مین آچکے ہین اس سے زیادہ نہین۔ جس حالت مین الٰہی قدرتون کو غیر محدود ماننا ایک ایسا ضروری مسئلہ ہے جو اسی سے نظام کارخانہ الوہیت وابستہ اور اسی سے ترقیات علمیہ کا ہمیشہ کے لیے دروازہ کھلا ہوا ہے تو پھر کسقدر غلطی کی بات ہے کہ ہم یہ ناکارہ حجت پیش کرین کہ جو امر ہماری سمجھ اور مشاہدہ سے باہر ہے وہ قانون قدرت سے بھی باہر ہے بلکہ جس حالت مین ہم اپنے مونہہ سے اقرار کر چکے ہین کہ قوانین قدرتیہ غیر متناہی اور غیر محدود ہین تو پھر ہمارا یہ اصول ہونا چاہیے کہ ہر ایک نئی بات جو ظہور مین آوے پہلے ہی اپنے عقل سے بالاتر دیکھکر

اسکو رد نکرین بلکہ خوب متوجہ ہو کر اس کے ثبوت یا عدم ثبوت کا حال جانچ لین اگر وہ ثابت ہو تو اپنے قانون قدرت کی فہرست مین اسکو بہی داخل کر لین اور اگر وہ ثابت نہو تو صرف اتنا کہدین کہ ثابت نہین مگر اس بات کے کہنے کے ہم ہرگز مجاز نہین ہونگے کہ وہ امر قانون قدرت سے باہر ہے ۔ بلکہ قانون قدرت سے باہر کسی چیز کو سمجہنے کے لیے ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ایک دائرہ کیطرح خداتعالے کے تمام قدرتین ازلی و ابدی پر محیط ہو جائین اور بخوبی ہمارا فکر ہر ساعت پر احاطہ تام کرے کہ خداتعالے نے روز اول سے آجتک کیا کیا قدرتین ظاہر کین اور آیندہ اپنے ابدی زمانہ مین کیا کیا قدرتین ظاہر کرے گا ۔ کیا وہ جدید در جدید قدرتون کے ظاہر کرنے پر قادر ہو گا یا کولہو کے بیل کیطرح انہین چند قدرتون مین مقید اور محصور رہیگا جنکو ہم دیکہہ چکے ہین اور جنپر ہمارا جزئی احاطہ ہے اور اگر انہین مین مقید اور محصور رہیگا تو باوجود اس کے غیر محدود الوہیت وقدرت اور طاقت کو یہ مقید اور محصور رہنا کس وجہ سے ہو گا کیا وہ آپ ہی وسیع قدرتون کے دکہلانے سے عاجز آئیگا یا کسی دوسرے قاسر نے اسپر جبر کیا ہو گا یا اوس کی خدائی کو انہین چند قسم کی قدرتون سے قوت پہونچتی ہے اور دوسری قدرتون کے ظاہر کرنے سے اوسپر زوال آتا ہے ۔ بہرحال اگر ہم خداتعالے کی قدرتون کو غیر محدود مانتے ہین تو یہ جنون اور دیوانگی ہے کہ اسکی قدرتون پر احاطہ کرنے کی امید رکہین کیونکہ اگر وہ ہمارے مشاہدہ کے پیمانہ مین محدود ہو سکین تو پہر غیر محدود اور غیر متناہی کیونکر رہین اور اس صورت مین نہ صرف یہ نقص پیش آتا ہے کہ ہمارا فانی اور ناقص تجربہ خدائے ازلی و ابدی کی تمام قدرتون کا حدبست کرنے والا ہو گا بلکہ ایک بڑا بہاری نقص یہ بہی ہے کہ اوسکی قدرتون کے محدود ہونے سے وہ خود بہی محدود ہو جائیگا اور پہر یہ کہنا پڑیگا کہ جو کچہ خداتعالے کی حقیقت اور کنہ ہے ہم نے سب معلوم کر لی ہے اور اس کے گہراؤ اور تہ تک ہم پہونچ گئے ہین اور اس کلمہ مین جسقدر کفر اور بے ادبی اور بے ایمانی بہری ہوئی ہے وہ ظاہر ہے حاجت بیان نہین سو ایک محدود زمانے کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا

قانون قدرت خیال کر لیا اور اس غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دیا اور آئندہ کے نئے اسرار کھلنے سے نا امید ہو جانا ان پست نظرون کا نتیجہ ہے جنہون نے خدائے ذوالجلال کو جیسا کہ چاہیئے شناخت نہین کیا اور جو اپنی فطرت مین نہایت منقبض واقعہ ہوئے ہین یا شاید کہ ایک کنوئین کی مینڈک ہو کر یہ خیال کر رہے ہین کہ گویا ایک سمندر ناپیدا کنار پر انکو عبور ہو گیا ہے تمام خوشیان عارفون کی اور تمام حسرتین غم زدون کی اس مین ہین کہ خدا تعالے کی قدرتون کا کنارہ لا یدرک ہے مین یہ نہین کہتا کہ بے تحقیق اور بے ثبوت عقلی یا آزمائشی یا تاریخی کسی نئی بات کو مان لو کیونکہ اس عادت سے بہت سے رطب یابس کا ذخیرہ اکٹھا ہو جائے گا بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ خدائے ذوالجلال کی تعظیم کر کے اس کے نئے کامون کی نسبت (جو تمہاری محدود نظرون مین نئے دکھائی دیتے ہین) بیجا ضد بھی مت کرو کیونکہ جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون خدا تعالے کی عجائب قدرتون اور فائق حکمتون اور پیچ در پیچ اسرارون کے ابھی تک انسان نے کلی حد بست نہین کی اور نہ آگے کو اسکی لیاقت و طاقت ایسی نظر آتی ہے کہ اس مالک الملک کے ورا ء الورا بھیدون کی ایک چھوٹے سے رقبہ زمین کی طرح پیمائش کر سکے یا کسی ایک چیز کے جمیع خواص پر احاطہ کرنیکا دم مار سکے مجھے ان صاحب وطن لوگون کے آگے منطقی دلائل کی حاجت نہین جو اپنے اوس پیارے مالک سے دلی محبت رکھتے ہین کیونکہ مین جانتا ہون کہ خود انکو وہی انکی سچی محبت یہ طریق ادب سکھا وے گی کہ ذات جامع الکمالات حضرت احدیت کے علم کے ساتھ اپنے محدود علم کو برابر جاننا اور اسکی ازلی ابدی قدرتون کو اپنے مشاہدات یا معلومات سے زیادہ نہ سمجھنا بہت برا اور نالائق خیال ہے جو ادب اور تعظیم اور محبت اور عبودیت کی حقیقت سے نہایت دور پڑا ہوا ہے لیکن مین ان خشک فلسفیون کو جو عشق الٰہی اور اسکی بزرگ ذات کی قدر شناسی سے غافل ہین جہانتک مجھے طاقت عقلی دی گئی ہے بدلائل شافیہ راہ راست کی طرف پھیرنا چاہتا ہون کیونکہ مین دیکھتا ہون

کہ انکی روحانی زندگی بہت ہی کمزور ہوگئی ہے اور اونکی بیجا آزادی اور ضعف ایمانی نے بہت ہی برا اثر انکے ارادت باطنی اور اونکی دینی اولوالعزمی اور اونکی اندرونی حالت پر ڈالا ہے اور عجیب طور پر انہون نے ضلالت کو صداقت کے ساتھ ملا دیا ہے"۔ پھر ان فلسفیوں کی فہمائش کے لیے بصفحہ ۴۵ فرمایا ہے۔ کہ قانون قدرت کوئی ایسی شے نہین ہے کہ ایک حقیقت ثابت شدہ کے آگے ٹھہر سکے کیونکہ قانون قدرت خدا تعالے کے ان افعال سے مراد ہے جو قدرتی طور پر ظہور مین آئے یا آئندہ آئینگے لیکن چونکہ ابھی خدا تعالے اپنی قدرتون کے دکھلانے سے تھک نہین گیا ہے اور نہ یہہ کہ اب قدرت نمائی سے بے زور ہوگیا ہے یا کسی طرف کو کھسک گیا ہے یا کسی خارجی قاسر سے مجبور کیا گیا ہے اور مجبوراً آئندہ کے عجائب کامون سے دستکش ہوگیا ہے اور ہمارے لیے وہی چند صدیون کی کارگذاری یا اس سے کچھ زیادہ سمجھ کو چھوڑ گیا ہے اس لیے ساری عقلمندی اور حکمت اور فلسفیت اور ادب اور تعلیم اسی مین ہے کہ ہم چند موجودہ مشہودہ قدرتون کو جن مین ابھی صدہا طور کا اجمال باقی ہے مجموعہ قوانین قدرت خیال نکر بیٹھین اور ایسے نادان لوگون کیطرح ضد نکرین کہ ہمارے مشاہدات سے خدا تعالے کا فعل ہرگز تجاوز نہین کرسکتا کیونکہ یہ صرف احمقانہ دعوی ہے جو ہرگز ثابت نہین کیا گیا اور نہ ثابت کیا جاسکتا ہے ہمنے مانا کہ مذہب نیچر کا نقیض نہین ہے مگر یہ آپ کیونکر ہم سے تسلیم کراتے ہین کہ سب خواص نیچریہ پر انسان محیط ہوچکا ہے کیا اوسپر کوئی دلیل بھی ہے یا نرا تحکم ہی سے مونہہ بند کرنا چاہتے ہین یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر تجارب و مشاہدات جو آجتک قلمبند ہوچکے ہین صحیح اور کامل ہوتے تو علوم جدیدہ کو قدم رکھنے کی جگہہ نہ رہتی حالانکہ اب لوگ بھی کہا کرتے ہین کہ علوم جدیدہ کا دروازہ ہمیشہ کے لیے کھلا ہے مین سوچ مین ہون کہ کیونکر ایسی چیزین کامل اور قطعی طور پر مقیاس الصداقت یا میزان الحق ٹھہر سکتی ہین جبکہ اپنے ہی پورے طور کے انکشاف مین ابھی بہت سی منازل

باتی ہین اور اس پیچ در پیچ معمانے یہان تک حکما کو حیران اور سرگردان کر رکھا ہے کہ بعض ان مین سے حقائق اشیا کے منکر ہی ہوگئے (منکرین حقائق کا وہی گروہ ہے جسکو سوفسطائی کہتے ہین) اور بعض ان مین سے یہی کہہ گئے کہ اگرچہ خواص اشیا ثابت ہین تاہم دائمی طور پر اُن کا ثبوت نہین پایا جاتا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے مگر ممکن ہے کہ کسی ارضی یا سماوی تاثیر سے کوئی چشمہ پانی کا اس خاصیت سے باہر آجاوے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے مگر ممکن ہے کہ ایک آگ بعض موجبات اندرونی یا بیرونی سے اس خاصیت کو ظاہر نہ کر سکے کیونکہ ایسی عجائب باتین ہمیشہ ظہور مین آتی رہتی ہین حکما کا یہی قول ہے کہ بعض تاثیرات ارضی یا سماوی ہزارون بلکہ لاکھون برسون کے بعد ظہور مین آتی ہین جو ناواقف اور بے خبر لوگون کو بطور خارق عادت معلوم دیتی ہین اور کبھی کبھی کسی کسی زمانہ مین ایسا کچھ ہو رہتا ہے کہ کچھ عجائبات آسمان مین یا زمین مین ظاہر ہوتے ہین جو بڑے بڑے فیلسوفون کو حیرت مین ڈالتے ہین اور پھر فلسفی لوگ انکے قطعی ثبوت اور مشاہدہ سے خیرہ اور متندم ہو کر کچھ نہ کچھ تکلفات کر کے طبعی ماہیت مین انکو گھسیڑ دیتے ہین تا ان کے قانون قدرت مین کچھ فرق نہ آجاوے ایسا ہی یہ لوگ ادھر کی ادھر لگا کر اوپری باتون کو کسی علمی قاعدہ مین جبراً دبا کر گذارہ کر لیتے ہین جب تک پردار مچھلی نہین دیکھی گئی تھی تب تک کوئی فلسفی اسکا قائل نہ تھا اور جب تک متواتر دُم کے کٹنے سے دم کٹے بچے پیدا نہ ہونے لگے تب تک اس خاصیت کا کوئی فلاسفر اقراری نہ ہوا اور جب تک بعض زمینون مین کسی سخت زلزلہ کی وجہ سے کوئی ایسی آگ نہ نکلی کہ پتھرون کو پگھلا دیتی تھی مگر لکڑی کو جلا نہین سکتی تھی تب تک فلسفی لوگ ایسی خاصیت کا آگ مین ہونا خلاف قانون قدرت سمجھتے رہے جب تک اسپیرٹیہ کا آلہ نہین نکلا تھا کس فلسفی کو معلوم تھا کہ عمل ٹرینسفیوژن آف بلڈ یعنے ایک انسان کا خون دوسرے انسان مین داخل کرنا قانون فطرت مین داخل ہے بھلا اُس فلاسفر کا نام لینا چاہیئے جو ایلکحل

مشین یعنے بجلی کی کل نکلنے سے پہلے اس بجلی لگانے کے عمل کا قائل تہا ۔

فلسفی را چشم حق بین سخت نابینا بود ۔ گرچہ بیکن باشد و یا بوعلی سینا بود ۔

یہ ثابت ہو چکا اور ہمیشہ مشاہدہ مین آتا ہے کہ جو لوگ خواہ نخواہ قانون قدرت کے پابند کہلاتے ہین وہ اپنی رائے مین بہت پکے ہوتے ہین اگر دس بیس معتبر اور نجیب عقلمند اور انکے ہم رتبہ آدمی کوئی عجیب بات ہنسی کے طور پر بہی بیان کردین مثلاً یہ کہدین کہ ہم ایک پر دار آدمی کو بچشم خود دیکہہ آئے ہین یا ایک پتھر مین سے شہد مترشح ہوتا ہم نے دیکہا کیا بلکہ کہایا ہے یا آسمان سے ہم نے پہول برستے دیکہے اور پہولون مین سے سونا نکلا یا شاید کوئی واقعہ صحیح ہی پیش آوے جیسے آجکل کے بعض اخبارون مین شائع کیا گیا ہے کہ یورپ کے ایک ملک مین ایک پتھر تین من وزنی برسا جس مین ہڈیان بہی ملی ہوئی ہین شاید اون کی ہڈیان ہین جو چاند کے کرہ مین رہنے والے ہین تو فی الفور ایک فلاسفر صاحب کے دل مین ایک دہڑکا سا شروع ہو جایگا تو یہہ دہڑکا اور اضطراب اس کم بخت کا اس کے نقصان عقل اور فہم پر صریح شہادت دیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر سرمایہ اسکا ظن ہے کیونکہ کسی قطعی ثبوت مین انسان کبہی تردد نہین کرسکتا مثلاً اگر کسی زندہ آدمی کو دس بیس آدمی ملکر یہ کہین کہ تو زندہ نہین بلکہ مرا ہوا ہے ۔ تو اس قدر کیا وہ دس ہزار آدمی کی شہادت سے بہی اپنی زندگی سے شک مین نہین پڑے گا بلکہ بے شمار اشخاص کا مجمع بہی اپنے حلفی گواہون سے اسکو اضطراب مین نہین ڈالے گا کیونکہ اسکو اپنی زندگی پر پورا پورا الیقین ہے ۔ یہہ بہی دیکہا گیا کہ فلسفہ مین جو واقعی دانا ہین وہ تجارب فلسفہ پر بہت ہی کم یقین رکہتے ہین کیونکہ انکے معلومات وسیع ہین اور انکو اپنے فلسفہ کی اندرونی حقیقت معلوم ہے ۔

علامہ شارح قانون جو طبیب حاذق اور بڑا بہاری فلسفی ہے ایک جگہہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے جو یونانیون مین یہہ قصے بہت مشہور ہین جو بعض عورتون کو جوانی دیتین

عفیفہ اور صالحہ تہین بغیر صحبت مرد کے حمل ہو کر اولاد ہوئی ہے پہر علامہ موصوف بطور رائے کے لکہتا ہے کہ یہہ قصّے افترا اور مجعول نہین ہو سکتے کیونکہ بغیر کسی اصل صحیح کے مختلف افراد اور مہذب قومون مین ایسے دعاوی ہرگز فروغ نہین پا سکتے ہین اور نہ عورتون کو جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ زانیہ ہونے کی حالت مین اپنے حمل کی ایسی وجہ پیش کرین جس سے اور بہی ہنسی کرائین اور ہمین اسبات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ خواہ نخواہ ایسی تمام عورتون پر زنا کا الزام لگائین جو مختلف ملکون اور قومون اور زمانون مین مستور الحال گذر چکی ہین کیونکہ طبعی قواعد کے رو سے ایسا ہونا ممکن ہے وجہ یہ کہ بعض عورتین جو بہت ہی نادر الوجود ہین بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہین کہ انکی منی دو نطفون قوت فاعلی و انفعالی رکہتے ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش مین آکر خود بخود حمل ٹہرنیکا موجب ہو جاوے "مین کہتا ہون کہ ایسے قصہ ہندون مین بہی مشہور ہین سورج بنسی اور چندر بنسی خاندان کے انہین قصون پر بنیاد پائی جاتی ہے۔

غرض یہ خیال ہندؤن مین بہی پرانا چلا آتا ہے یہانتک کہ رگ وید مین لکہا ہے کہ ایک نیک بخت رشی کی لڑکی کو فقط اندر دیوتا کی ہی توجہ سے حمل ہو گیا تہا اور ایسا ہی شمس و قمر سے بہی شرفا آریہ کی پاک دامن لڑکیون کو حمل ہوتا رہا ہے اب ان قصون اور کہانیون کو جو بکثرت مختلف قومون مین پائی جاتی ہین یکمرتبہ مردود اور باطل سمجہ کر پایہ اعتبار سے ساقط کر دینا حکیمانہ طریق نہین ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر ان قصون کو انکے زوائد سے الگ کر کے دیکہا جائے تو انکے نیچے وہی ایک دقیق خاص علم طبعی کا چہپا ہوا نظر آتا ہے جسکیطرف علامہ نے اشارہ کیا ہے اور اسبات پر ضد نہین کرنی چاہیے کہ اگر یہ بات کچہ حقیقت رکہتی ہے تو پہر عام طور پر کیون وقوع مین نہین آتی کیونکہ اول تو یہہ سوانح ایسے نادر الوقوع نہین ہین جیسے آجکل کے نئے فلسفی انکو خیال کر رہے ہین بلکہ مختلف قومون مین انکے آثار سلسلہ وار چلے آئے

ہین اگرچہ عبرانیون مین تو صرف حضرت مسیح اس طرز کی پیدائش مین بیان کیے گئے ہین لیکن یونانیون اور آریون کی کتابون مین اس کی نظیرین بہت پائی جاتی ہین - اور حال کے زمانہ اور اس کے قریب قریب ہی بعض ممالک کی عورتین حملدار ہو کر ایسا کچھ بیان کرتی رہی ہین اب ان سب قصون کی نسبت گو کسی منکر کی کیسی ہی رائے ہو مگر صرف ان کے نادر الوقوع ہونے کی وجہ سے وہ سب کے سب رد نہین کیے جا سکتے اور ان کے ابطال پر کوئی دلیل فلسفی قائم نہین ہو سکتی بلکہ اکثر یونانی فلسفی (آسمانون کے ماننے والے) اور انہین مین سے **افلاطون** اور ارسطو بھی اسبات پر متفق ہین کہ حادث چیزون کی مبادی آسمانون کی حرکتین اور اونکے مختلف دورے ہین - اسی جہت سے علوی اور سفلی چیزون کی حکم اور حال مختلف ہوتے ہین اور اسی بنا پر انکے مذہب کے رو سے ممکن ہے کہ ایک دور مین ایسی عجائب چیزین یا عجائب شکلون کے جانور پیدا ہون کہ نہ تو دورہ سابق مین اور نہ دور لاحق مین انکی نظیر پائی جائے غرض نادر الظہور اشیاء کا سلسلہ اس وضع عالم کو لازمی پڑا ہوا ہے - اور علامہ موصوف نے اس مقام مین ایک تقریر بہت ہی عمدہ لکھی ہے وہ لکھتے ہین کہ اگرچہ سب انسان ایک نوع مین ہونے کی وجہ سے باہم متناسب الطبع واقعہ ہین مگر پھر بھی اون مین سے بعض کو نادر طور پر کبھی کبھی کسی کسی زمانہ مین خاص خاص طاقتین یا کسی اعلے درجہ کی قوتین عطا ہوتی ہین جو عام طور پر دوسرون مین نہین پائی جاتین جیسے مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ مین تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے اور بعض کی قوت حافظہ یا قوت نظر ایسے کمال درجہ کو پہونچی ہے جو اوسکی نظیر نہین پائی گئی اور اس قسم کے لوگ بہت نادر الوجود ہوتے ہین جو صدہا یا ہزارون برسون کے بعد کوئی فرد ان مین سے ظہور مین آتا ہے اور چونکہ عوام الناس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر ہوا کرتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ عام لوگون کی نگاہ مین جو باتین کثیر الوقوع اور متواتر

الظہور ہون وہ بطور قاعدہ یا قانون قدرت کے مانی جاتی ہین اور انہین کی سچائی پر پختہ اعتقاد ہوتا ہے اس لیے دوسرے امور جو نادر الوقوع ہوتے ہین وہ بمقابل امور کثیر الوقوع کے نہایت مضمحل اور مشتبہ بلکہ باطل کے رنگ مین دکہائی دیتے ہین اسی وجہ سے عوام کیا بلکہ خواص کو بہی ان کے وجود مین شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہین سو بڑی غلطی جو حکما کو پیش آئی ہے اور بڑی بہاری ٹہوکر جو ان کو آگے قدم رکہنے سے روکتی ہے یہی ہے کہ وہ امور کثیر الوقوع کے لحاظ سے نادر الوقوع کی تحقیق کے درپے نہین ہوتے اور جو کچہ ان کے آثار چلے آتے ہین انکو صرف قصہ اور کہانیان خیال کر کے اپنے سر سے ٹال دیتے ہین حالانکہ یہہ قدیم سے عادت اللہ ہے جو امور کثیر الوقوع کے ساتہہ نادر الوقوع عجائبات بہی کبہی کبہی ظہور مین آتے رہتے ہین اور اسکی نظیرین بہت ہین جنکا لکہنا موجب تطویل ہے اور حکیم بقراط نے اپنی ایک طبی کتاب مین چند چشم دید بیمارین کا بہی حال لکہا ہے جو قواعد طبی اور تجربہ اطبا کی رو سے ہرگز قابل علاج نہین تہین مگر ان بیمارون نے عجیب طور پر شفا پائی جسکی نسبت انکا خیال ہے کہ یہ شفا بعض نادر تاثیرات ارضی یا سماوی سے ہے ۔ اس جگہہ ہم اس قدر اور لکہنا چاہتے ہین کہ یہ بات صرف نوع انسان مین محدود نہین کہ کثیر الوقوع اور نادر الوقوع خواص کا باہم سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اگر غور کر کے دیکہین تو یہ دوسرا سلسلہ ہر یک نوع مین پایا جاتا ہے ۔ مثلاً نباتات مین سے اک کے درخت کو دیکہو کہ کیسا تلخ اور زہرناک ہوتا ہے مگر کبہی مدتون اور برسون کے بعد ایک قسم کی نبات اس مین پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت شیرین اور لذیذ ہوتی ہے اب جس شخص نے اس نبات کو کبہی نہ دیکہا ہو اور معمولی قدیمی تلخی کو دیکہتا آیا ہو بیشک وہ اس بات کو ایک امر طبعی کی نقیض سمجہے گا ایسا ہی بعض دوسری نوع کی چیزون مین بہی دور دراز عرصہ کے بعد کوئی نہ کوئی خاصہ نادر ظہور مین آجاتا ہے" ۔ پہر اس مقدمہ کو ختم کرنے کے بعد اصل اعتراض مخالفین کا کہ معجزہ شق القمر قانون قدرت کے مخالف ہے اور تاریخی واقعات مین اسپر شہادت پائی نہین جاتی ۔ پہلے عقلی جواب دیا ہے اور بحالہ مقدمہ

اسکا قانون قدرت کے مخالف نہ ہونا ثابت کیا ہے اس کے بعد اسپر تاریخی شہادتون
کا ثبوت دیا اور بصفحہ ۴۴ کہا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہون نے عام اور
علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کر دیا تھا کہ میرے ہاتھ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور
کفار نے اسکو بچشم خود دیکھ بھی لیا ہے مگر اسکو جادو قرار دیا اپنے اس دعوی مین سچے
نہین تھے تو پھر کیون مخالفین آنحضرت جو اسی زمانہ مین تھے جنکو یہ خبرین گویا نقارہ کی
آواز سے پہنچ چکی تھی چپ رہے اور کیون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا
کہ آپ نے کب چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھایا اور کب ہم نے اوسکو جادو کہا اور اوسکی قبول
سے مونہہ پھیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور مونہہ بند رکھا یہانتک
اس عالم سے گذر گئے کیا انکی یہ خاموشی جو ان کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل
برخلاف تھی اسبات کا یقین نہین دلاتی کہ کوئی ایسی سخت روک تھی جسکی وجہ سے کچھہ
بول نہین سکتے تھے مگر بجز ظہور سچائی کے اور کون سی روک تھی یہ معجزہ مکہ مین ظہور مین آیا
تھا۔ اور مسلمان ابھی بہت کمزور اور غریب اور عاجز تھے پھر تعجب یہ کہ انکے بیٹون یا پوتون
نے بھی انکار مین کچھہ زبان کشائی نکی حالانکہ اونپر واجب و لازم تھا کہ اتنا بڑا دعوے اگر
افترا محض تھا اور صدہا کوسون مین مشہور ہو گیا تھا اس کے رد مین کتابین لکھتے اور دنیا
مین شائع اور مشہور کرتے اور جب کہ لاکھون آدمیون عیسائیون عربون یہودیون مجوسیون
وغیرہ مین سے رد لکھنے کی کسی کو جرات نہ ہوئی اور جو لوگ مسلمان تھے وہ علانیہ ہزارون
آدمیون کی روبرو چشم دید گواہی دیتے رہے جنکی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون
مین مندرج پائی جاتی ہین تو یہ صریح دلیل اسبات پر ہے کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ
کر چکے تھے اور رد لکھنے کے لیے کوئی بھی گنجایش باقی نہین رہی تھی اور یہی بات تھی
جس نے انکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکھا تھا سو جب کہ اسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات
مین شق القمر معجزہ شیوع پا گیا مگر ان لوگون نے خجلت زدہ ہوکر اس کے مقابلہ پر دم

بھی نہ مارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القم کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اس کے ابطال کی کیونکہ اسباب کا جواب مخالفین اسلام کے پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد انہین ضرور لکھنا چاہیئے تھا انہون نے کیون نہین لکھا آنحضرت کوئی معمولی درویش یا گوشہ نشین نہین تھے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذہب پر کچھ حملہ نہین کیا چشم پوشی کے لائق تھا بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تھے اس صورت مین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تھے۔ ماسوا اسکے یہ بھی کچھ ضروری معلوم نہین ہوتا کہ واقعہ شق القمر پر جو چند سیکنڈ سے کچھ زیادہ نہین تھا ہر ایک ولائت کے لوگ اطلاع پا جائین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی تفاوت اور کسی جگہہ مطلع ناصاف اور پر غبار ہونا اور کسی جگہہ ابر ہونا ایسا ہی کئی اور ایک موجبات عدم رویت ہو جاتے ہین۔ اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کیطرف نظر لگائی رکھے بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنیکا اور بعض موسمون مین اندر بیٹھنے کا وقت ہے ایسا الزام بہت بعید ہے۔

پھر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بھی لکھتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندوون کی معتبر کتابون مین بھی شہادت پائی جاتی ہے مہا بھارت کے دہرم پرب مین بیاس جی صاحب لکھتے ہین کہ ان کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تھا او وہ اس شق القمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے **بسوا متر کا** معجزہ قرار دیتے ہین لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہا بھارت وغیرہ پران کچھ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹھ سو اور نو سو برس ہوا ہے اب قرین قیاس

ہے کہ مہابہارتہ یا اسکا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہا لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندون کی اپنے بزرگون کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤن مین مولف تاریخ فرشتہ کیوقت مین بھی بہت کچہہ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندون سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریاے چنبل صوبہ مالوہ مین واقعہ ہے اب اسکو شاید دہارانگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایک بارگی اوس نے دیکہا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پہر ملگیا اور بعد تفتیش اس راجہ پر کہل گیا کہ یہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہوگیا اسملک کے لوگ اوس کے اسلام کی وجہ یہی بیان کرتے تہے اور اسر گرد نواح کے ہندوؤن مین یہ ایک واقعہ مشہور تہا جس بنا پر ایک محقق مولف نے اپنی کتاب مین لکہا ۔ بہرحال جب آریہ دیس کے راجون تک یہ خبر شہرت پا چکی ہے اور آریہ صاحبون کے مہابہارتہ مین درج بہی ہوگئی اور پنڈت دیانند صاحب پر انکے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجہنے مین اور قانون قدرت کی حقیقت بہی کہل چکی تو اگر اب بہی لالہ مرلیدہر صاحب کو شق القمر مین کچہ تامل باقی ہو تو انکی سمجہ پر ہمین بڑے بڑے افسوس ہین گے ۔)

پہر صفحہ ۸۴ آریہ کے اصول تناسخ پر دل چسپ بحث کی ہے **پہر صفحہ ۹۱** سے ۲۰۰ تک آریہ کے اصول اعتقادات اور وید کی تعلیمات کے صحیح نہونے پر بحث کی ہے جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے

جو صاحب ان مباحث سے حظ اٹہانا چاہتے ہین وہ اصل کتاب بقیمت عصہ ۱۲/ جناب مصنف سے جو قادیان ضلع گورداسپور مین مقیم ہین طلب فرماکر ملاحظہ فرماوین ۔

اور **حمیت وحمایت اسلام** تو یہ چاہتی ہے ۔ کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس

دس بیس نسخہ خرید کر ہندو مسلمانون مین تقسیم کرے - ہمین **ایک فائدہ** تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائیگی - اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیون کو جو اسلام کے مقابلہ مین وہ کرتے ہین روک ہوگی -

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب سراج منیر وغیرہ کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی -

ہمنے سنا ہے کہ اسوقت تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التوا مین ہے اور اسکی مصارف طبع کے لیے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے یہ بات صحیح ہے تو مسلمانون کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت مین تمام جہان کے اہل مذہب سے مقابلہ کے لیے وقف اور فدا ہو رہا ہے پھر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت مین یہ حال ہے - شاید ان خام خیالون کو یہ خیال ہوگا کہ مرزا صاحب اپنے دس ہزار روپیہ کی جائداد جسکو انہون نے **مخالفین اسلام** کو مقابلہ پر **انعام** دینے کے لیے رکھا ہوا ہے فروخت کرکے صرف کر لین تو پیچھے گروہ انکو مالی مدد دینگے ان کا واقعی یہی خیال ہے تو ان کا حال اور بھی افسوس کے لائق ہے - اس افسوس پر بھی انکا یہی حال رہا اور انہون نے بہت جلد "سرمہ چشم آریہ" کو ہاتھون ہاتھ اٹھا کر مصارف طبع سراج منیر کے لیے روپیہ مہیا نہ کر دیا تو ہمکو ان کے حال پر آنسو بہانا پڑے گا - **ای خداتعالی** تو ایسا نہ کر مسلمانون کو دل ہمت سماحت ہمدردی عطا فرما آمین ثم آمین -